ماڈیول کی تفصیلات اور اس کا خاکہ
Details of Module and its structure

ماڈیول کی تفصیلات Module Detail	
مضمون کا نام **Subject Name**	اردو **Urdu**
کورس کا نام **Course Name**	ثانوی سطح کے اردو اساتذہ کے لیے آن لائن تربیتی کورس Online course for Urdu Teaching at Secondary Stage
ماڈیول کا عنوان Module Name/Title	اردو زبان و ادب کی نشو ونما Urdu Zubaan ki Nash-o-Numa
ماڈیول آئی ڈی **Module ID**	**TUSS_02**
مقاصد **Objectives**	اس ماڈیول کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ: 1. اردوکی ابتدا سے متعلق مختلف نظریات جان سکیں گے۔ 2. اردو کی ابتدا کا وہ نظریہ بتاسکیں گے جس کو زیادہ تر ماہرین نے درست خیال کیاہے۔ 1 اردو زبان کے عہد بہ عہد ارتقا کے بارے میں جان سکیں گے۔
کلیدی الفاظ **Keywords**	ہند آریائی زبان،لینگوا فرینکا، برج بھاشا، کھڑی بولی، ویدک سنسکرت، کلاسک سنسکرت، ذخیرۂ الفاظ، پراکرت، اپ بھرنش، اردوئے معلیٰ

ڈیولپمنٹ ٹیم
Development Team

کردار **Role**	نام **Name**	ادارہ **Affiliation**
کورس کوآرڈینیٹر **Course Coordinators**	پروفیسر محمد فاروق انصاری **Prof. Mohd. Faruq Ansari** پروفیسر دیوان حنان خان **Prof. Diwan Hannan Khan**	ڈی ای ایل،این سی ای آرٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**
کورس ایڈمنسٹریٹر **Course Administrator**	ڈاکٹر عزیر احمد **Dr. Uzair Ahmad**	ڈی ای ایل،این سی ای آرٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**

اردو زبان و ادب کی نشو ونما

فہرست

1 تمہید 2
2- اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات 2
2.1برج بھاشا 3
2-2 سندھ 3
2.3- دکن 3
2.4- پنجاب 3
2.5- پالی 4
2.6- کھڑی بولی 4
3- اردو زبان و ادب کا ارتقا 4
3.1 دکن اور شمالی ہند میں اردو شاعری 4
3.2دکن اور شمالی ہند میں اردو نثر 5
4- اردو شاعری کا نیا دور 6
5اردو ادب1857 کے بعد 6
6اردو شعر و ادب بیسویں صدی میں 7
7 خلاصہ 7

1 تمہید

دنیا کی تما م زُبانیں اپنے عہد اور خطے کی ضرورتوں کے تحت وجود میں آئیں ۔ لیکن زُبانوں کی تشکیل کے مراحل کے سلسلے میں کوئی مخصوص لکیر کھینچنی اس لیے مشکل ہے کہ بولی کی شکلیں بتدریج جب زُبان میں تبدیل ہوجاتی ہیں تب ہمیں اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی لیے زُبان کی ابتدا کے مختلف نظریات سامنے آئے ہیں۔ اردو کی بھی یہی صورتحال ہے اس لیے اردو کی ابتدا کے مختلف نظریات کا ذکر اس سبق میں کیا جائے گا۔

2- اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات

اردو ایک جدید ہند آریائی زبان ہے۔ اسے ایک مخلوط زُبان بھی کہا جاتا ہے۔'اردو' ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لشکر اور لشکرگاہ کے ہیں۔ اردو زُبان کا عوامی سطح پر پہلا استعمال غالباً لشکر گاہوں اور بازاروں میں ہوا ،جہاں مختلف زُبانوں کے بولنے والے افراد کو افہام و تفہیم اور ترسیلی ضروریات کے لیے کسی لنگوا فرینکا

کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی۔ اسی ضرورت نے اردو جیسی خوبصورت زُبان کو جنم دیا۔ جلد ہی یہ زُبان لشکر گاہوں اور بازاروں سے نکل کر عوام اور شاعروں کی بھی پسندیدہ زُبان بن گئی۔ جذبات و احساسات کے بیان اور مذہب کی تبلیغ و ترویج نے اس زُبان کی مقبولیت میں اضافہ کیا۔ عوام نے اس کی پذیرائی کی۔ درباروں تک اس کی رسائی ہوئی اور کئی صدیوں سے اسے برصغیر ہندوپاک میں لینگوا فرینکا کی حیثیت حاصل ہے۔

اردو کی ابتدا اور جائے پیدائش کے بارے میں پیش کیے گئے مختلف نظریات درج ذیل ہیں:

2.1برج بھاشا

"اردو برج بھاشا سے نکلی ہے"، یہ خیال محمد حسین آزاد ؔکا ہے۔مغل بادشاہ اکبر نے جب آگرہ کو اپنی راجدھانی بنایا ، اسی زمانے میں اردو کے چند ابتدائی نمونے بھی ملتے ہیں۔ برج بھاشا کا علاقہ آگرہ (اکبر آباد) اور اس کے گردونواح کو مانا گیا ہے۔ اسی بنا پر محمد حسین آزاد نے یہ نظریہ قائم کیا کہ اردو برج بھاشا سے نکلی ہے۔

2-2 سندھ

سید سلیمان ندوی کا خیال ہے کہ مسلمان سب سے پہلے سندھ کے علاقے میں وارد ہوئے، اس لیے اس زبان کا ڈھانچہ سندھ میں تیار ہوا ہوگا اور اس کے ابتدا ئی نقوش سندھی زُبان میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

2.3۔ دکن

اردو کی قدیم مذہبی اور ادبی تحریریں دکنی میں ملتی ہیں۔ اردو کا بیشتر ابتدائی شعری سرمایہ دکن میں ہی لکھا گیا۔ اس بنیاد پر نصیرالدین ہاشمی کا خیال ہے کہ اردو دکن میں پیدا ہوئی اور دکنی، اردوکی ابتدائی شکل ہے۔

2.4۔ پنجاب

حافظ محمود شیرانی کا نظریہ ہے کہ اردو کی جائے پیدائش پنجاب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ دہلی پر حکومت قائم کرنے سے پہلے مسلمانوں کا پنجاب میں کافی زمانے تک قیام رہا۔ لسانی اعتبار سے اردو اور پنجابی میں جمع بنانے کے طریقوں ، نون غنہ کی آواز ، وغیرہ میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔

2.5- پالی

اردو، پالی زبان سے نکلی ہے۔ اس نظریے کے حامی شوکت سبزواری ہیں۔ جمیل جالبی بھی اسی نظریے کے حامی ہیں۔

2.6- کھڑی بولی

مسعود حسین خاں کا نظریہ ہے کہ اردو دہلی اور اس کے گردونواح میں بولی جانے والی بولیوں بالخصوص کھڑی بولی سے نکلی ہے۔ انھوں نے مثالوں کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ کھڑی بولی اور اردو میں افعال بنانے کے طریقے یکساں ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں زُبانوں میں آوازوں کی ادائیگی میں بھی کافی یکسانیت ہے۔ اردو کی تشکیل میں انھوں نے ہریانوی کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا ہے۔ زبان کے زیادہ تر ماہرین اس نظریے سے متفق ہیں کہ اردو کھڑی بولی سے نکلی ہے۔

قدیم ہند آریائی کو ویدک اور کلاسک سنسکرت کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ وسطی ہند آریائی زبانوں کو پراکرت کے ذیل میں لایا جاتا ہے جن میں ایک شورسینی اپ پراکرت بھی ہے۔ شورسینی پراکرت سے شورسینی اپ بھرنش وجود میں آئی اور اس سے مغربی ہندی نکلی۔ اس مغربی ہندی سے جو زبانیں اور بولیاں پیدا ہوئیں ان میں ایک کھڑی بولی بھی ہے جو اردو اور ہندی دونوں کا سرچشمہ ہے۔ کھڑی بولی مغربی ہندی کی ایک اہم شاخ تھی۔ اپنے رسم الخط اور ذخیرۂ الفاظ کے سبب یہ زبان دوسری جدید ہند آریائی زبانوں سے ممتاز ہو گئی۔ اس زبان کے بولنے والوں کے پیش نظر عربی اور فارسی شعرو ادب کے ساتھ مذہبی لٹریچر کی ایک طویل روایت تھی۔ اس وجہ سے اردو میں شعر و ادب کے ارتقاکی رفتار دیگر جدید ہند آریائی زبانوں کے مقابلے میں تیز تر رہی۔ درباری سرپرستی نے بھی اس کے فروغ کی راہیں ہموار کیں۔

3- اردو زبان و ادب کا ارتقا

اردو ایک جدید ہند آریائی زُبان ہے۔ اس کے خدوخال گیارھویں صدی عیسوی سے بننے شروع ہوئے۔ مختلف ادوار میں ہندی، ہندوی، ہندوستانی، ریختہ اور اردوئے معلی کے ناموں سے پکاری جانے والی یہ زبان بالآخر اردو کہلائی۔

3.1 دکن اور شمالی ہند میں اردو شاعری

اردو کی پیدائش تو دہلی اور اس کے گردو نواح میں ہوئی تاہم اس میں باقاعدہ ادبی تخلیق کا آغاز دکن سے ہوا۔ فخردین نظامی بیدری کی مثنوی‘‘ کدم راؤپدم راؤ’’ اردو کی پہلی مثنوی مانی جاتی ہے جو پندرھویں صدی عیسوی میں لکھی گئی تھی۔ دکن

میں واقع گولکنڈہ کے بادشاہ محمد قلی قطب شاہ اردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔ گولکنڈہ کے علاوہ بیجاپور کے عادل شاہی بادشاہوں اور ان کے دربار سے وابستہ کئی شعرا نے بھی اردو میں شاعری کی ہے۔

دہلی میں ایک عرصے سے بول چال کے طور پر اردو رائج تھی لیکن شعری اورعلمی زبان فارسی تھی۔ اٹھارھویں صدی کے اوائل میں جب ولی دکنی کا کلام دہلی پہنچا تو یہاں بھی اردو میں باقاعدہ شاعری کا رواج ہوا۔ اس دور کے اولین دہلوی شاعروں میں آبروؔ، فائزؔ، حاتمؔ، یکرنگؔ، شاکر ناجیؔ وغیرہ اہم ہیں۔ ان میں سے کئی شاعر ایسے ہیں جن کے دیوان موجود ہیں۔ اس زمانے کے ایک اور اہم شاعر مرزا مظہر جان جاناں ہیں۔ بعد میں دہلی کے ساتھ ساتھ اودھ میں بھی شعر و سخن کی شمعیں روشن ہونے لگیں۔ لکھنؤمیں جن شعرا نے اردو شاعری کو فروغ دیا ان میں مصحفیؔ، جرأتؔ اور انشاؔ قابلِ ذکر ہیں۔

ان شعرا کے بعد تقریباً سو سال تک اردو شاعری کا دور عہد زرّیں کہلاتا ہے۔ جس میں محمد رفیع سوداؔ، میر محمد سوزؔ، خواجہ میر دردؔ، میر تقی میرؔ، قائم چاند پوریؔ، عبدالحئ تاباںؔ جیسے اہم شاعروں نے اردو ادب کے فروغ میں حصہ لیا۔ میرؔ اور دردؔ نے غزل کو اور سوداؔ نے قصیدے کو وقار عطا کیا۔ لکھنؤمیں غزل کے علاوہ مثنوی اور مرثیے کو زیادہ اہمیت دی گئی۔ غزل گوئی میں شیخ امام بخش ناسخؔ اور خواجہ حیدر علی آتشؔ اہم ہیں۔ جب کہ مثنوی میں میر حسن کی ''سحرالبیان'' اور پنڈت دیا شنکر نسیمؔ کی مثنوی '' گلزارِ نسیم'' اہمیت کی حامل ہیں۔ مرثیے کے فن کو میر ببر علی انیسؔ اور مرزا سلامت علی دبیرؔ نے بامِ عروج پر پہنچایا۔ دہلی اور لکھنؤکی شاعری بعض خصوصیات کی بنا پر ایک دوسرے سے مختلف سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے انھیں دبستانِ دلّی اور دبستانِ لکھنؤکے نام سے جانا جاتا ہے۔

3.2 دکن اور شمالی ہند میں اردو نثر

اردو میں ابتدائی نثر کے نمونے صوفیائے کرام کی وہ مختصر کتابیں ہیں جن میں ان کے اقوال اور تعلیمات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں /کتابچے اگرچہ عمدہ اردو نثر کا نمونہ نہیں ہیں لیکن ان کی تاریخی حیثیت مسلّم ہیں۔دکن کے مشہور شاعر ملاّ وجہی کی''سب رس'' کو ادبی نثر کا اولین نمونہ کہا جاتا ہے۔ اس کی زبان نسبتاً صاف اور رواں ہے۔

شمالی ہندوستان میں اردو کی پہلی نثری تصنیف فضل علی فضلی کی ''کربل کتھا'' ہے۔ اٹھارھویں صدی کے نصفِ اوّل کے آخر میں عیسوی خاں نے نثری داستان ''قصۂ مہرا فروز و دلبر'' لکھی۔ اس کے کچھ عرصے بعد میر محمد حسین عطا خاں تحسین نے ''نوطرزِ مرصع'' لکھی۔ اٹھارھویں صدی کے اواخر کی ایک اہم کتاب مغل بادشاہ، شاہ عالم ثانی کی ''عجائب القصص'' ہے۔

1800میں کلکتہ میں'' فورٹ ولیم کالج'' قائم کیا گیا۔ یہاں جو کتابیں لکھی گئیں ان کی زبان سادہ اور آسان تھی۔ ان میں عام بول چال اور محاوروں کا خاص خیال رکھا گیا۔ فورٹ ولیم کالج سے جو کتابیں شائع ہوئیں ان میں میر امن کی مشہور کتاب ''باغ وبہار'' بھی ہے۔ اس کے علاوہ حیدر بخش حیدری کی ''طوطا کہانی'' اور ''آرائشِ محفل'' بھی مقبول ہوئیں۔ لکھنؤمیں جو داستانیں لکھی گئیں ان کا پیرایۂ بیان رنگین، پُر تکلف اور عبارت مقفّٰی و مسجّع ہے۔ ان میں رجب علی بیگ سرور کی ''فسانۂ عجائب'' کافی مشہور ہے۔

4۔ اردو شاعری کا نیا دور

انیسویں صدی کے نصفِ اوّل میں اردو نثر کے فروغ کے ساتھ ساتھ شاعری کے ارتقا کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اب تک اردو شاعری کا دائرہ غزل ، قصیدہ، مرثیہ اور مثنوی تک محدود تھا۔ نظیرؔ اکبر آبادی نے اس دائرے کو وسعت دی اور نظم گوئی کی طرف مائل ہوئے۔

اس عہد میں دہلی میں شاہ نصیرؔ ، آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ، شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ، مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ اور حکیم مومن خاں مومنؔ نے اردو زبان و ادب کی بیش بہا خدمات انجام دیں جن کی وجہ سے فکری اور فنی اعتبار سے اردو شعر و ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ غالبؔ نے غزل میں فلسفیانہ موضوعات شامل کیے۔ ذوقؔ نے قصیدے کی روایت کو آگے بڑھایا۔ اسی زمانے میں غالبؔ نے اردو میں خط لکھنے شروع کیے اور ایسے عمدہ اور دل چسپ خطوط لکھے کہ اردو نثر کے نئے دور کا آغاز ہوا۔

5 اردو ادب1857 کے بعد

1857کے بعد ہندوستانیوں کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لیے کئی تحریکیں شروع ہوئیں۔ ان میں سر سیدؔ کی تعلیمی اور اصلاحی تحریک سے اردو کو بہت فائدہ پہنچا۔ ان کی قائم کردہ سائنٹیفک سوسائٹی میں سائنسی علوم کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔ سرسیدؔ اور ان کے رفقا نے رسالہ 'تہذیب الاخلاق' میں اصلاحی، اخلاقی، تاریخی اور سائنسی موضوعات پر مضامین لکھے جن سے اردو میں مضمون نگاری اور علمی روایت کو فروغ ملا۔ اسی عہد میں ڈپٹی نذیرؔ احمد، پنڈت رتن ناتھ سرشارؔ اور عبدالحلیم شررؔ نے ناول لکھے۔ محمد حسین آزادؔ نے انشا پردازی کے جوہر دکھائے۔ الطاف حسین حالیؔ، شبلیؔ نعمانی اور امداد امام اثرؔ نے اردو میں سوانح نگاری، تاریخ نویسی اور تنقید کی بنیادیں وضع کیں۔

محمد حسین آزادؔ نے نثر کے ساتھ ساتھ اردو شاعری کے دامن کو بھی وسعت دی اور جدید شاعری کا آغاز کیا۔ ان کی کوششوں سے معاشرتی موضوعات پر نظمیں لکھنے کا چلن عام ہوا۔ حالی نے بھی بہت سی نظمیں لکھیں جن میں "مدوجزر اسلام" کو بڑی شہرت ملی۔ اس کے بعد علامہ اقبالؔ نے نظم گوئی کی ایک نئی روایت قائم کی۔ انھوں نے ایسے موضوعات پر اظہارِ خیال کیا جو اردو میں بالکل نئے تھے۔ انھوں نے فلسفے کو شاعری کی آسان زبان میں بیان کیا اور فکر و فن کے اعتبار سے اردو کو عالمی ادب کے ہم پلّہ کر دیا۔ اقبالؔ نے شاعری کو اپنے پیغام کی ترسیل کا وسیلہ بنایا اور جہدوعمل اور خودی کا پیام دیا۔

6 اردو شعر و ادب بیسویں صدی میں

بیسویں صدی کے آغاز میں جدید غزل کی روایت کو فروغ دینے والے شعرا میں شادؔ عظیم آبادی، فانی ؔبدایونی، حسرت ؔموہانی، اصغرؔ گونڈوی، جگر ؔمراد آبادی ، یاس ؔیگانہ چنگیزی اور فراق ؔ گورکھپوری کے نام قابل ذکر ہیں۔

1936میں ترقی پسند تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک کے تحت غریبوں، مزدوروں اور محنت کشوں کے مسائل کو ادب کا موضوع بنانے پر زور دیا گیا۔ اس سے قبل پریم چند اسی موضوع پر افسانے اور ناول لکھ کر مقبول ہو چکے تھے۔ اس تحریک سے فکری طور پر وابستہ ناول نگاروں اور افسانہ نگاروں میں سجاد ظہیر، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، خواجہ احمد عباس اور احمد ندیم قاسمی وغیرہ کے نام اہمیت کے حا مل ہیں۔ حیات اللہ انصاری، سعادت حسن منٹو، عزیز احمد جیسے اہم فکشن نگاروں کا تعلق بھی اسی دور سے ہے۔ ترقی پسند تحریک سے وابستہ شاعروں میں اسرارالحق مجازؔ، مخدوم ؔمحی الدین، فیض احمد فیضؔ، معین احسن جذبیؔ، علی سردارؔ جعفری، جاں نثار اخترؔ، کیفی ؔاعظمی، مجروح ؔسلطان پوری اور ساحر ؔلدھیانوی وغیرہ اہم ہیں۔ ناصر ؔکاظمی اور خلیل الرحمن اعظمی نے اردو غزل میں کلاسیکی لب و لہجہ کی بازیافت کی۔ ن م راشدؔ، میراؔ جی، مجید امجد اور اختر ؔالایمان نے اردو نظم میں نئے تجربات کیے۔ قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین نے اردو میں ناول اور افسانے کے فن کو نئی بلندیوں سے ہم کنار کیا۔

7 خلاصہ

اس سبق میں آپ نے اردو زبان کی ابتدا اور نشو و نما کے متعلق مختلف نظریات کے بارے میں معلومات حاصل کیں ۔ اردو زبان و ادب کا ارتقا اور دکن و شمالی ہند میں اردو شاعری پر بھی گفتگو کی گئی۔ ساتھ ہی دکن اور شمالی ہند میں اردو نثر کے آغاز

اور ارتقا پر بھی بات کی گئی۔ اردو شاعری کے نئے دور سے واقف کرایا گیا اور اس عہد کے تخلیق کاروں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئی۔

***

Disclaimer	آن لائن کورس کے درسی مواد کی ترتیب وتدوین کے لیے این سی ای آرٹی کی درسی ومعاون درسی کتابوں، اردو زبان وادب کی تاریخ، اردو قواعد و انشا، اردو کی ادبی اصناف، رہنما کتاب، اردو تدریسیات، اردو زبان کی تدریس وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

Disclaimer	آن لائن کورس کے درسی مواد کی ترتیب وتدوین کے لیے این سی ای آرٹی کی درسی ومعاون درسی کتابوں، اردو زبان وادب کی تاریخ، اردو قواعد و انشا، اردو کی ادبی اصناف، رہنما کتاب، اردو تدریسیات، اردو زبان کی تدریس وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔